خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 30- مئی 2000ء - 25 صفر المظفر 1421 ہجری - 30 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 120

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی گھر میں داخل ہو تو یہ دعا کرے۔

اے اللہ میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی اور خیر طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر میں داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم گھر سے نکلے اور اللہ پر جو ہمارا رب ہے ہم نے توکل کیا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب مایقول الرجل اذا دخل بیتہ)

جتنے ہمّ و غم اور کثرت سے آنحضرتؐ نے دعائیں مانگیں اسی ہمّ و غم اور کثرت سے درود بھیجیں

قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں

دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک متقی نہ بنو اس لئے تقویٰ اختیار کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ بتاریخ 26 -مئی 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-26- مئی 2000- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید روح پرور دعائیں ارشاد فرمائیں۔ حضور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ میں سات دیگر زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکی میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا سلسلہ دن رات امت کے لئے تھا جو قیامت تک اپنی برکات میں جاری رہے گا۔ اتنی دعائیں ہیں کہ ناممکن ہے کہ کوئی ان کو یاد رکھ سکے۔ دنیا کے ہر پہلو کو گھیرے ہوئے ہیں کوئی پہلو ایسا نہیں کہ دعائیں نہ مانگی ہوں اور نہ سکھائی ہوں۔ دل چاہتا ہے کہ قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں۔ جتنے ہم و غم کے ساتھ اور جتنی کثرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لئے دعائیں مانگیں اسی ہم و غم اور کثرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ ہماری ساری عمریں بھی اس میں گذر جائیں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ نہیں ان کا اعتراف کرنے کی محض ایک کمزور سی کوشش ہے۔ اللہ قبول فرمائے۔ جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ کثرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور خدا کرے کہ قیامت تک کے لئے جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ثمرہ ملتا رہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اسم اعظم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روح پرور مکالمہ بیان فرمایا جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عائشہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ نے مجھے اپنے اس نام سے آگاہ فرمایا ہے کہ اگر وہ نام لیکر دعا کی جائے تو اللہ دعا قبول کرلے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا مجھے بھی وہ نام سکھادیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ وہ تیرے لئے نہیں یہ مناسب نہ ہوگا کہ اس نام کا واسطہ دیکر کوئی دنیاوی چیز طلب کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے بدشگونی کے بارے میں فرمایا یہ واہمہ ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی ایسا موقع ہو تو اس سے اچھی فال نکالا کرو۔ بدشگونی نہ کرو۔ بدشگونی متقی کو اپنے نیک ارادے سے روک نہیں سکتی۔ ہاں اگر تجھے ناپسند ہو تو دعا کرو اے اللہ تیرے سوا کوئی نیکیوں کی توفیق نہیں دے سکتا اور کوئی تیرے فضل کو نہیں روک سکتا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ابتلاء سے بچنے کی دعا، اللہ کے غضب اور ناراضگی سے بچنے کی دعا، شفیق اور نرم دل حکمرانوں کے لئے دعا، جن کو تنبیہ کی جاتی ہے ان کے لئے دعا، وفود بھیجتے وقت دعا، بستی میں داخل ہونے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی دعا، کھانا کھانے کی دعا، بستر پر جانے کی دعا، صبح کے وقت کی دعا، انصار کی ایک بستی کے لئے دعا اور کسریٰ کے خلاف دعا بیان فرمائی۔ دعاؤں کی توفیق پانے کی دعا یہ ہے اے اللہ تو میری باتوں کو سنتا اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر سے واقف ہے۔ کچھ بھی تجھ سے مخفی نہیں۔ میں ایک بدحال فقیر کی طرح تیرا محتاج ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب ہوں۔ سہما ہوا ہوں۔ گناہوں کا اقراری ہوں۔ تجھ سے عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ ایک گنہگار اور ذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں۔ اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ ہوں۔ میری گردن جھکی ہوئی ہے۔ آنسو بہہ رہے ہیں۔ جسم گرا پڑا ہے۔ میری ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ میں دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرایا جاؤں۔ مجھ سے مہربانی کا سلوک کر۔ تو سب سے بہتر عطا کرنے والا ہے۔ میری دعا قبول فرما۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یاد رکھو دعائیں منظور نہ ہونگی جب تک تم متقی نہ بنو۔ پس تقویٰ اختیار کرو۔ حقائق و معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو جاؤ۔

ولادت باسعادت

مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

عزیز مرزا فخر احمد لنڈن اور عزیزہ نصرت جہاں عائشہ کو مورخہ 2000ء-05-25 کو خدا تعالیٰ نے بچی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "ایمن خلود" رکھا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ عزیزم فخر احمد خاکسار کے بیٹے اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود کے پوتے ہیں اسی طرح عزیزہ عائشہ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کی بیٹی اور حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی نواسی ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بچی کو ان راہوں پر چلائے جن کی خواہش حضرت مسیح موعود نے اپنی اولاد کے لئے کی تھی۔ آمین

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

خدام الاحمدیہ پاکستان سہ ماہی دوم

(بیوت الذکر کے آداب اور برکات)

اول۔ محمد شکر اللہ۔ ڈسکہ کلاں سیالکوٹ۔
دوم۔ آصف اکرام۔ کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ
سوم۔ شاہد احمد شاکر۔ بشیر آباد حیدر آباد
چہارم۔ قیصر محمود۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ
پنجم۔ خالد محمود۔ النور کراچی
ششم۔ توقیر احمد آصف۔ دار الحمد فیصل آباد
ہفتم۔ محمد رفیق انجم۔ بشیر آباد حیدر آباد
ہشتم۔ نصیر احمد شریف۔ حافظ آباد شہر
نہم۔ عطاء القدوس طاہر۔ فیکٹری ایریا حیدر آباد
دہم۔ مظفر احمد ظفر۔ الشمس سرگودھا

(مہتمم تعلیم)

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

مجلس مشاورت 1991ء کا فیصلہ کہ۔

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کیلئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم پڑ جائے تو مسکین کو کھانا کھلا

ہمسائیگی کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ امیروں کو چاہئے کہ اگر ارد گرد غریب نہ دیکھیں تو غرباء کی بستیوں میں جا کر ان کی کچھ مدد کریں

مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو

احمدیوں کو خاص طور پر ان نیکیوں کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں اٹھانا چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 3 مارچ 2000ء بمطابق 3۔امان 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نساء آیت 37 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ آیت وہی ہے جو اس سے پہلے بھی میں نے حقوق کے تعلق میں پڑھی تھی اور اس کے جو ابتدائی حصے ہیں ان پر پہلے میں خطبات دے چکا ہوں۔ اب صرف تین مضامین ایسے ہیں جن پر کچھ مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اول مساکین کا حق' دوسرے ہمسائے کا حق' تیسرے زیر نگیں خادموں اور ملازموں کا حق۔ تو اگرچہ اس میں بعض باتوں کی تکرار ہوگی مگر کوئی حرج نہیں کیونکہ تکرار سے ایک چیز بار بار ذہن نشین ہوتی رہتی ہے۔ مگر پوری طرح اس تکرار کو چھوڑا نہیں جا سکتا کیونکہ ایک حدیث میں مختلف مضامین بیان ہوتے ہوتے آخر پر مثلاً مساکین کا ذکر آیا ہے تو پھر وہ ساری حدیث پڑھنی ہوتی ہے یہ تو نہیں کہ صرف ایک چھوٹا سا ٹکڑا پڑھا جائے۔

اب اس کا ترجمہ میں آپ کو سناتا ہوں۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکینوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔ اس مضمون پر یہ آیت پوری طرح جامع اور مانع ہے۔ تمام وہ باتیں جو قابل بیان تھیں وہ ساری اس تعلق میں اس آیت کے اندر بیان ہو چکی ہیں۔

اب جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا اب میں باری باری اس آیت کے وہ حصے پیش کرتا ہوں یعنی ان حصوں کے متعلق احادیث پیش کرتا ہوں جو اس سے پہلے بیان نہیں کئے گئے۔ مساکین سے متعلق ہدایت۔ عن ابی ہریرۃ ان رجلا شکی رسول اللہ ﷺ قسوۃ قلبہ فقال لہ ان اردت تلیین قلبک فاطعم المسکین وامسح رأس الیتیم (مسند احمد بن حنبل جلد دوم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم پڑ جائے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر دست شفقت رکھ۔

ایک دوسری حدیث بخاری سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین (کے حقوق کی حفاظت) کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا قیام اللیل کرنے والے (اور) دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔ (بخاری کتاب النفقات)

رمضان شریف میں لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو قیام بھی کرتے ہیں۔ تو ایسے موقع پر جہاد بھی درپیش آجائے تو یہ ساری نیکیاں مشکل کاموں کی صورت میں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور اگرچہ مسلمان شوق سے جہاد کرتے ہیں مگر روزے دار کے لئے جہاد کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ پس اس پہلو سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان ساری نیکیوں کا ثواب اس کو ملے گا جو بیوہ اور مسکین کے اوپر نگہبان ہو اور ان کے حقوق کا خیال رکھے۔

اسی طرح ایک روایت سنن نسائی سے لی گئی ہے۔ عبداللہ بن اوفیٰ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کثرت سے ذکر الٰہی کیا کرتے تھے' فضول بات بالکل نہیں کیا کرتے تھے اور نماز کو لمبا کیا کرتے تھے' خطبہ مختصر دیا کرتے تھے اور اس بات کا بالکل برا نہیں مناتے تھے کہ بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر جائیں اور اس کی حاجت روائی کریں۔

یہاں عمومی دستور کا بیان ہوا ہے آنحضور ﷺ چھوٹا خطبہ ہی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن بعض احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بہت لمبا خطبہ دیا' اتنا لمبا خطبہ کہ پھر نمازیں جمع کرنی پڑیں۔ پس اس پہلو سے احادیث پر نظر رکھتے ہوئے ہم نے درمیانی راہ اختیار کی ہے اور اس وقت چونکہ ساری دنیا کے احمدیوں کے مسائل پیش نظر ہیں اس لئے مضمون کو نسبتاً زیادہ تفصیل سے بیان کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال کوشش یہی ہوتی ہے کہ ایک گھنٹہ سے زیادہ کا مضمون نہ ہو۔

ایک حدیث جو بخاری کی ہے اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسکین وہ نہیں جسے ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے در در کے دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعہ وہ دوسروں سے مستغنی ہو سکے اور اس کی اس حالت کا دوسروں کو علم بھی نہیں ہوتا تاکہ اسے صدقہ دیا جا سکے اور نہ ہی وہ خود جا کر لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔

اصحاب الصفہ کا یہی حال تھا وہ مساکین آنحضرت ﷺ کی مسجد کے باہر تھڑوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ اس لئے بیٹھتے تھے کہ آنحضور ﷺ کی باتوں سے محروم نہ رہیں اور حضور جب بھی باہر تشریف لائیں آپ ان سے سوال وغیرہ کر سکیں اور ان کی اس حالت کا علم نہیں ہوا کرتا تھا لوگوں کو کہ بہت بھوکے اور غریب ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق آتا ہے کہ بعض دفعہ بھوک کی شدت سے ان کو غشی کا دورہ پڑ جاتا تھا اور لوگ سمجھتے تھے کہ مرگی کا دورہ ہے اور اس کی وجہ سے جیسا کہ عرب کا دستور تھا پرانی جوتیاں سونگھاتے یا مارتے تو یہ صحابہ کا حال تھا غربت اور مسکینی سے۔ مگر یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ اپنے منہ سے اپنا حال بیان کریں۔

ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی۔ مطلب یہ ہے کہ اس زمانے میں عربوں میں رواج تھا کہ گوہ بھی کھاتے تھے۔ آپؐ نے اسے نہ کھایا کیونکہ ایک ناپسندیدہ چیز ہے اور نہ دوسروں کو اس سے منع کیا۔ ان میں کوئی ہوں گے بھوکے بیچارے جن کو قسمت سے گوشت ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ ترحم ان کو بھی منع نہ فرمایا مگر خود بہرحال نہیں کھائی۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اسے مساکین کو نہ کھلا دیں؟ یہ مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے یا کسی اور سے یہ واضح نہیں اس حدیث میں مگر بہرحال الفاظ یہی ہیں۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! کیا ہم اسے مساکین کو نہ کھلایا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں' ان کو وہ نہ کھلاؤ جو تم خود نہیں کھاتے۔

پس مساکین کی خدمت کا بہت گہرا راز اس میں مضمر ہے کہ بعض لوگ اپنی پھٹی پرانی چیزیں مساکین کو دیتے ہیں یا کھانا بھی وہ جو گندہ ہو رہا ہو اور باسی ہو رہا ہو جس کو وہ خود نہیں کھا سکتے۔ پس کبھی بھی مسکینوں کو ایسے پھٹے پرانے کپڑے نہیں دینے چاہئیں اور نہ ایسا کھانا دینا چاہئے جسے وہ خود نہ کھا سکتے ہوں۔

ابو امامہ سے مروی ہے یہ روایت نسائی سے لی گئی ہے۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ ایک مسکین عورت بیمار ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیماری کے بارہ میں بتایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ آپ مساکین کی عیادت کیا کرتے اور ان کے بارہ میں پوچھتے رہتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب یہ فوت ہو تو مجھے بتانا۔ تاہم اس کا جنازہ رات کے وقت تیار ہوا اور صحابہ نے آنحضرتؐ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ صبح کے وقت آنحضرتؐ کو اس کے بارہ میں بتایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے اس کے بارہ میں بتانا؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے رات کو آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ تب آنحضرتؐ اس کی قبر پر گئے اور لوگوں کے ساتھ صف بندی کر کے چار تکبیریں کہیں۔ (سنن نسائی کتاب الجنائز) چار تکبیریں یہ جنازہ کے خلاصہ کے طور پر ہے یعنی اس کی نماز جنازہ آپ نے پڑھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں ہی وفات دینا اور قیامت کے روز میرا حشر بھی مسکینوں کے زمرہ میں کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کیوں یا رسول اللہ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ وہ اغنیاء کی نسبت چالیس خریف پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کو (خالی) نہ لوٹا خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی دینا پڑے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کر اور انہیں قریب رکھ۔ اللہ بھی تجھے قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

ایک اور حدیث مسلم کتاب الجنة سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ اور جنت کی آپس میں بحث و تکرار ہو گی۔ مراد یہ ہے کہ یہ ایک تمثیلی کلام ہے یہ تو نہیں کہ دوزخ اور جنت ایک دوسرے کی باتیں سنیں گی اور ایک دوسرے سے بات کریں گی۔ جنت تو اتنی دور ہو گی دوزخ سے کہ دوزخ کی کوئی آواز بھی جنت تک نہیں پہنچے گی تو یہ ایک تمثیلی کلام ہوا کرتا ہے اس کو تمثیلی کلام ہی سمجھنا چاہئے اور یہ مراد ہرگز نہ لیں کہ سچ مچ دوزخ جنت سے باتیں کرے گی اور جنت دوزخ سے باتیں کرے گی۔

بہرحال اس تمثیل میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ دوزخ نے کہا کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر اور متکبر داخل ہوتے ہیں اور جنت کہنے لگی کہ مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوتے ہیں یعنی بظاہر دوزخ اپنی بڑائی کر رہی تھی کہ مجھ میں بڑے بڑے لوگ ہیں اور جنت نے جواباً یہ کہا کہ مجھ میں تو مسکین ہی ہیں صرف۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا کہ تو میرے عذاب کی مظہر ہے۔ جسے میں چاہتا ہوں تیرے ذریعے عذاب دیتا ہوں اور جنت سے کہا: تو میری رحمت کی مظہر ہے' جس پر میں چاہوں تیرے ذریعے رحم کرتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو اس کا بھرپور حصہ ملے گا۔ (مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها واُهلها)

یہاں بھرپور حصے سے مراد یہ ہے کہ دوزخ بھی ایسے بدنصیب لوگوں سے بھر جائے گی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خدا اس سے پوچھے گا کیا تو بھر گئی ہے تو اس کی جہنم نہیں بھرے گی یعنی اس کے پیٹ کی جہنم جس طرح کہتے ہیں نا بھرتی نہیں تو یہی محاورہ دوزخ پہ صادق آتا ہے۔ وہ کہے گی هَلۡ مِنۡ مَّزِيۡدٍ اور بھی ہے تو دے دے۔ بہرحال جتنے بھی اس بات کے مستحق قرار دیئے جائیں گے کہ وہ جہنم میں جائیں وہ سارے جہنم کے پیٹ بھرنے کے لئے بھیج دیئے جائیں گے اور جتنے بھی جنت کے حق دار قرار دیئے جائیں گے وہ سارے جنت کو بھر دیں گے۔

یہ حدیث سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جعفرؓ بن ابو طالب مساکین سے محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر بیٹھتے' ان سے باتیں کرتے اور وہ آپؓ سے باتیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو المساکین رکھ دی تھی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد) یعنی پیار کے ساتھ انہیں کہا یہ مساکین کا باپ ہے۔ پس مساکین سے متعلق یہی حدیثیں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے رکھی تھیں۔ ان میں مساکین سے متعلق بہت گہرا اور وسیع مضمون آ جاتا ہے۔ اب میں ہمسایوں سے متعلق بعض احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ہمسایوں سے متعلق اس سے پہلے حضرت مسیح موعود (۔) کا بھی ایک اقتباس تفصیل سے گزر چکا ہے مگر اب یہ احادیث میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں جن کی روشنی میں حضرت مسیح موعود (۔) کے اقتباسات ہیں اور بعض دفعہ لگتا ہے کہ تکرار ہو رہی ہے مگر یہ تکرار بہتر ہے کیونکہ اس تکرار کے نتیجے میں بار بار ایک نصیحت کی بات دلوں میں نشین ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں نئی نسلیں بھی اچھی تربیت پاتی ہیں۔ بہرحال اب ہمسائے کے معاملے میں بخاری کتاب الادب سے یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمسائے کے بارہ میں بار بار وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ شائد وہ اسے وارث قرار دے دے گا۔ اب یہاں نصیحت نہیں' لفظ وصیت ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ عربی میں وصیت بہت سخت اور پکی نصیحت کو کہا جاتا ہے۔ تو جبرئیل اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار یہ گہری اور پکی نصیحت کرتا رہا کہ ہمسایوں کا بہت خیال رکھا جائے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شبہ پڑا کہ شاید یہ اب مجھے یہ بھی بتا دے گا کہ ہمسائے ورثے میں بھی شامل ہو جائیں گے اور وارث قرار دیئے جائیں گے۔

سنن ابی داؤد کتاب الادب سے یہ حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میرے دو ہمسائے ہیں۔ میں (حسن سلوک میں) کس سے ابتدا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جس کا دروازہ قریب تر ہو۔

ایک حدیث مسلم کتاب البر والصلة سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تاکیدی نصیحت فرمائی۔ اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جگری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوست یعنی خلیلی، خلیل جگری دوست کو کہتے ہیں تو بڑے پیار اور محبت سے اپنا جگری دوست کہہ رہے ہیں۔ پس میرے جگری دوست ﷺ نے مجھے تاکیدی نصیحت فرمائی کہ جب تو کوئی سالن پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ کرلیا کر پھر اپنے پڑوسیوں پر نگاہ ڈال اور اس سالن کے ذریعہ سے ان سے حسن سلوک کر۔

آجکل کے ترقی یافتہ معاشروں میں تو یہ ممکن نہیں ہے کہ اس حدیث پر لفظاً لفظاً عمل کیا جائے کیونکہ ہمسائے ایک تو پسند نہیں کرتے اس قسم کے گہرے تعلقات کو اور دوسرے ان کو ضرورت بھی کوئی نہیں کہ آپ کا شوربہ کھائیں۔ آپ کے کھانے کی طرز بھی الگ ہوسکتی ہے، ان کی بالکل الگ ہوسکتی ہے تو اس لئے اس کا اطلاق زیادہ تر ہمارے غریب ملکوں پر ہوتا ہے اور غریب ملکوں میں بھی مگر ایک مشکل ہے کہ امراء کی بستیاں الگ ہیں اور غرباء کی الگ ہیں جس کی وجہ سے تلاش کرنا پڑتا ہے۔ پس چونکہ ہمسائیگی کا (دینی) مفہوم بہت وسیع ہے اس لئے امیروں کو یہ چاہئے کہ وہ اگر ارد گرد غریب نہ دیکھیں تو غرباء کی بستیوں میں جاکر ان پہ کچھ خرچ کیا کریں، ان کو کچھ کھانا دیا کریں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس حدیث پر ان کا عمل ہوسکتا ہے۔

بخاری کتاب الادب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

بخاری کتاب الادب ہی میں ابو شریح سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ عرض کیا گیا کون اے اللہ کے رسول؟ آپؐ نے فرمایا جس کے شر سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک ایسے ہی ہمسائے کو سمجھانے کا ایک عجیب طریق اختیار کیا جس پر وہ پہلی نصیحتیں اثر نہیں کیا کرتی تھیں۔ مگر اس طریق پر وہ مجبور ہوگیا کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ پھر آئندہ سے حسن سلوک کیا کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہ سنن ابی داؤد کتاب الادب سے حدیث لی گئی ہے کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضورؐ نے اس کو فرمایا جا اور صبر کر۔ یہ شخص دو یا تین بار حضورؐ کی خدمت میں (شکایت لے کر) آیا۔ تب آپؐ نے فرمایا: جا اور اپنا مال و متاع راستے میں لاکر رکھ دے۔ اب یہ بہت ہی عجیب انداز ہے نصیحت کا اور یہی نصیحت تھی جو اس پر کارگر ہوئی۔ اس نے اپنا مال راستہ میں لاکر رکھ دیا۔ اس پر لوگ اس سے پوچھنے لگے کہ راستہ میں اپنا سامان کیوں رکھا ہوا ہے اور جب وہ ان کو بتاتا تھا کہ ہمسائے نے مجھے تنگ کیا ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنا مال سڑک پر رکھ دو تو وہ سب اس (ہمسائے) پر لعنت ملامت کرتے تھے کہ ایسا ذلیل ہمسایہ، ایسا گندہ اور کمینہ کہ تم بے چارے کو اپنا سامان باہر رکھنا پڑ رہا ہے۔ جب ہمسائے کو اس کا پتہ چلا تو وہ دوڑا آیا اور اس نے کہا میری توبہ آئندہ سے کبھی تم مجھ سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں سنو گے۔

اب دیکھیں آنحضور ﷺ کی نصیحتیں کتنی پیاری، کتنی گہری دل پر اثر کرنے والی ہوتی ہیں اور سب سے زیادہ ایسی حدیثیں آپ کو حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی ملیں گی جنہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ مسجد نبوی سے باہر تھڑے پر ہی رہیں گے تاکہ ایک بات بھی جو آنحضرت ﷺ کریں اس سے محروم نہ رہیں۔ اور آخری چند سال آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں پائے مگر اس کثرت سے حدیثیں مروی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے

اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یادداشت بھی اچھی عطا فرمائی تھی اور آنحضور ﷺ کی دعا لگی تھی ان کو اس یادداشت کے تعلق میں اور بڑی کثرت سے حدیثیں یاد رکھی ہیں اور حدیثیں بتارہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں، یہ منسوب ہوئے ہوئے الفاظ نہیں۔ بعض دفعہ، کبھی کبھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کے بیان کے وقت لفظوں کے اتنے تابع ہوتے تھے کہ سوچتے نہیں تھے کہ ان لفظوں کے مطلب سے عام لوگ بے خبر رہیں گے یا پوری طرح مفہوم نہیں سمجھ سکیں گے اور ان کو ٹھوکر لگ جائے گی۔ مگر بہرحال روایتیں بتاتی ہیں کہ وہ لفظوں کو پکڑ کر بیٹھ جاتے تھے تاکہ اپنی طرف سے کوئی اور مفہوم داخل نہ کریں۔

اب میں تیسرے طبقہ کی بات کرتا ہوں۔ یعنی زیر نگیں غلاموں اور ملازموں سے حسن سلوک۔ بخاری کتاب العتق میں یہ روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کسی کا نوکر کھانا تیار کر کے لائے، اگر وہ اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکے تو کم از کم ایک دو لقمے تو اسے کھانے کو دیدے کیونکہ اسی نے یہ کھانا تیار کیا ہے۔ پس اس نصیحت پر بھی پوری طرح عمل ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خاندان میں یہ رواج تھا اور خدا کرے کہ جاری رہے کہ کبھی نوکر کی شرمندگی کے باوجود اس کے بار بار اصرار کے باوجود اس کو زبردستی بٹھالیا جاتا تھا اور اس حدیث کا حوالہ دے کر اس کو مجبور کیا جاتا تھا کہ بیٹھے اور چند لقمے ساتھ کھالے۔

ایک روایت حضرت معرور بن سویدؓ سے مروی ہے مسلم کتاب الایمان سے یہ روایت لی گئی ہے کہ میں نے حضرت ابو ذرؓ کو ایک خوبصورت کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ ان کے غلام نے بھی ایسا ہی کپڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں انہوں نے ایک شخص یعنی اپنے غلام کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کر کے اسے شرم دلائی۔ حضور ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا: تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے۔ یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں، وہ تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے زیر نگیں کردیا ہے۔ جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔ (مسلم کتاب الایمان)

ابن ماجہ کتاب الاحکام سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

یہ آخری حدیث بخاری کتاب البیوع سے لی گئی ہے اور یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین شخص ایسے ہیں جن کا قیامت کے دن میں مخالف ہوں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی اور پھر غداری کی۔ دوسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت لے کر کھاگیا۔ تیسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔

یہ باتیں پرانے زمانے ہی کی نہیں، آجکل بھی ہمارے معاشرے میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ امیر لوگ غریبوں سے بیگار لیتے ہیں اور اس کے بعد ان کو کوئی مزدوری نہیں دیتے اور سارا دن کام کرواتے ہیں۔ تھکے ہارے غریب مزدور ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے کیا بعد تک بھی وہ مطالبے کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر ان کی مزدوریاں یا کم دی جاتی ہیں یا نہیں دی جاتیں۔ تو آنحضور ﷺ کی نظر قیامت تک کے ہر زمانے پر ہے اور یہ باتیں ایسی نہیں جو تاریخ کا حصہ بنی ہوں صرف۔ یہ اب بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاری ہیں اور احمدیوں کو خاص طور پر ان نیکیوں کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں اٹھانا چاہئے۔

اب میں حضرت مسیح موعود(-) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"تم حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ بنی نوع کی ہمدردی میں وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہارا پیارا مال ہے۔ غریبوں کا حق ادا کرو۔ مسکینوں کو دو۔ مسافروں کی خدمت کرو۔ اور فضولیوں سے اپنے تئیں بچاؤ یعنی بیاہ شادیوں میں اور طرح طرح کی عیاشی کی جگہوں میں اور لڑکا پیدا ہونے کی رسوم میں جو اسراف سے مال خرچ کیا جاتا ہے اس سے اپنے تئیں بچاؤ۔ تم ماں باپ سے نیکی کرو اور قریبیوں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور ہمسایہ سے جو تمہارا قریبی ہے اور ہمسایہ سے جو بیگانہ ہے اور مسافر سے اور نوکر اور غلام اور گھوڑے اور بکری اور بیل اور گائے سے اور حیوانات سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں۔ کیونکہ خدا کو جو تمہارا خدا ہے یہی عادتیں پسند ہیں۔ وہ لاپرواہوں اور خود غرضوں سے محبت نہیں کرتا اور ایسے لوگوں کو نہیں چاہتا جو بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے مال کو چھپاتے ہیں۔ یعنی محتاجوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 357، 358)

اسی لئے آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے بطور خاص یہ نصیحت فرمائی تھی (-) یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو بیان کرو۔ بعض لوگ تو ڈر کے مارے امیر ہونے کے باوجود خود ہی بہت خراب کپڑے پہنتے ہیں اور گندے کپڑے پہنتے ہیں تاکہ غریبوں کے اوپر یہ ظاہر کر سکیں کہ ہمارے پاس کچھ ہے ہی نہیں۔ تو یہ ایک نہایت ہی بیہودہ رسم ہے۔ اور بعض جگہ یہ پائی جاتی ہے۔ اب ان کمیونیٹیز (Communities) کا نام لینا تو مناسب نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ ایسے بعض خاص قوموں میں یہ رسم پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کو خدا کی نعمتیں عام کرنے کی توفیق ملے۔ خدا نے نعمتیں دی ہیں تو اچھا پہنیں اور لوگوں پر ظاہر کریں کہ خدا کی نعمتیں ہیں اور پھر ان نعمتوں میں ان کو بھی شریک کریں۔

پھر فرماتے ہیں:۔ "اور منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں۔ ہمدردیٔ خلق کا ایک جوش ہے۔ تو قومی حمایت کا جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے۔ سو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالت طبعی کووں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوے کے مرنے پر ہزارہا کوے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہوگی جب کہ یہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقع پر ہو اس وقت یہ ایک عظیم الشان خلق ہوگا جس کا نام عربی میں مواساۃ اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے (-) یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہئے اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ اور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو۔ تھکومت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو۔ جو خیانت کرنے سے باز نہیں آتے۔ خدا تعالیٰ خیانت پیشہ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 363)

اب حضرت مسیح موعود(-) نے یہاں کووں کی مثال دی ہے یہ بعینہ کووں پر صادق آتی ہے۔ بہت چالاک جانور ہے اور اس کو مارنا آسان کام نہیں۔ دور سے ہی بندوق کو دیکھ کر اڑ جاتا ہے مگر اگر کوئی کوا مر جائے، اتفاق سے مارا جائے تو خواہ کتنے کوے آپ مار لیں وہ اس کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ پس یہ عجیب صفت ہے اور یہی مضمون ساری کائنات میں سب جانوروں میں پھیلا پڑا ہے۔ ہر جانور کو اللہ تعالیٰ نے ایک غیر معمولی صفت عطا فرما رکھی ہے جس سے انسان اگر چاہیں تو نصیحت پکڑ سکتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں: "کسی کا بچہ خراب ہو تو وہ اس کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کرتا ہے ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ عیب دیکھ کر اس کو پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے (-) تو وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد 4 طبع جدید ص 60-61)

پھر حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں۔ "یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔" یعنی مراد ان غرباء سے ہے جو دل کے بھی غریب ہیں اور نیک دل اور نیک عمل ہیں ایسے غرباء کے متعلق آپ فرما رہے ہیں کہ "امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بیجا ظلم، تکبر، خود پسندی، دوسروں کو ایذا پہنچانے، اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جاتا ہے کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں۔" "اسے" سے مراد امیر بھائی کو جو امیروں کو ان کی خود پسندی مجبور کرتی ہے وہ اس غریب میں نہیں ہوتی۔ "یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں اس لئے کہ ان میں تکبر نہیں ہوتا۔ دولت مندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اس کے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلاں شخص کا مرید ہو گیا اور اگر ہو بھی جاوے تب وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کرے گا مگر یہ یعنی امیر، عار کرے گا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولت مند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نہ کرے اور اس کو بندگان خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور اس کی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقع پائے اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 طبع جدید ص 438، 439)

پھر حضرت مسیح موعود(-) کشتی نوح میں یہ فرماتے ہیں:۔ "خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔ کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 30)

اب حضرت مسیح موعود(-) کی ایک خاص نصیحت جو جماعت کو ہے وہ پڑھ کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ آپ کی آخری نصیحت تو نہیں کہہ سکتے مگر اس مضمون کے آخر پر ہے اس کے علاوہ ایک اور بھی ہے وہ بعد میں بیان کروں گا۔

"تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے (-) وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ (دین حق) کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز (دین حق) کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔"

(الحکم جلد 9 نمبر 3 بتاریخ 24 جنوری 1905ء ص 4)

مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا اب یہ دیکھیں کتنی گہری بات فرمائی ہے حضرت مسیح موعود (-) نے کہ اس زمانے میں اسیر تو مسلمان نہیں ہوا کرتے تھے' غیر ہی اسیر آیا کرتے تھے۔ کفار مکہ اور بڑے بڑے سخت دشمن بھی اسیر ہو کر آیا کرتے تھے تو اللہ کی محبت میں ان کو بھی کھلایا کرو' ان کے بھی آرام کا خیال رکھا کرو۔

فرماتے ہیں: "وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ (دین حق) کی ہمدردی کی انتہاء کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز (دین حق) کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشاء ہے وہ ظاہر ہو جائے۔"

اب حضرت مسیح موعود (-) نے اس زمانے میں اتنی اخلاقی تعلیم دی ہے کہ دنیا بھر کے اخلاقی تعلیم دینے والوں کی تعلیم اکٹھی کر کے دیکھیں اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہو گی۔ مگر ابھی نیکی کی یہ حرص باقی ہے' یہ سخت طلب باقی ہے کہ کاش میں اور بھی لکھوں اور بھی لکھوں یہاں تک کہ سب پر یہ مضمون خوب کھل جائے۔

"مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشاء ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچے کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لئے تم بھی کوشش' تدبیر' مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 طبع جدید ص 219)

اب یہ آخری اقتباس ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں کیونکہ آئندہ اس مضمون کو جو حقوق کا مضمون ہے چھوڑ کر' جہاں تک مجھ سے کوشش ہوئی ہے اس کو مکمل کرنے کی کوشش کی گئی ہے' کچھ اور مضامین شروع ہوں گے۔ تو حقوق وغیرہ سے متعلق حضرت مسیح موعود (-) کی یہ تحریر ہے:۔

"یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں ایک تو (دینی) اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔" (دینی) اخوت وہی ہے جو سلسلہ کی اخوت ہے مگر چونکہ (دینی) اخوت کی عام تعلیم کو خاص طور پر جماعت احمدیہ نے اپنایا ہے اور ایک اندرونی محبت کے بندھن میں باندھی گئی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ تم میں دو اخوتیں جمع ہو گئی ہیں۔ "..... اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ یہی اخوت (دینی) کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام (-) مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں (-) اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو یہ بڑی غلطی ہو گی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضا وقدر سے اسے ماتم پیش آ جاوے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضوان اللہ) جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ (رضوان اللہ) انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔" ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ آجکل احمدیوں کے حالات پر پوری طرح صادق آ رہا ہے کہ بعض دفعہ کسی کی ہمدردی میں نکلنے والے کو دشمن تاک لگا کر نشانہ بنا لیتا ہے تو اس لئے یہ احتیاط بہرحال لازم ہے کہ ایسے وقت میں ہمدردی کی جائے کہ پھر پوری احتیاط ہو اور اس کی وجہ سے اپنی جان کو خطرہ میں نہ ڈالا جائے۔ فرماتے ہیں: "..... جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔" اور احتیاطیں بعض دفعہ وباؤں سے بھی کرنی پڑتی ہیں۔ یعنی ایک مریض ہو گیا ہے اور ایسی بیماری کا شکار ہے جو لگ سکتی ہے اور یہ تحریر میں سمجھتا ہوں چونکہ طاعون کے زمانہ میں لکھی گئی تھی اس لئے حضرت مسیح موعود (-) نے بطور خاص اس نصیحت کا ذکر فرمایا ہے۔ "جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کر لے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ انسان ایک میت سے اس قدر بُعد اختیار کر لے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اس کے ساتھ ساری جماعت کی ذلت ہو۔"

اب دیکھیں حضرت مسیح موعود (-) کی پیشگوئی کے مطابق جب طاعون بعض گاؤں میں گھر گھر اتنا پڑا کہ ان کے دفنانے والے نہ رہے اس وقت جماعت احمدیہ کے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کے گھروں میں جا کر ان مردوں کو اٹھاتے اور ان کو دفناتے۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی احسان ہے جماعت احمدیہ پر کہ حضرت اقدس مسیح موعود (-) جیسا مربی ہمیں عطا ہوا اور ایسے لوگ جو وبا کا موجب بن سکتے ہیں اگر وہ مر جائیں تو ان سے بھی پرے ہٹنا جائز نہیں۔ ان کی تدفین میں شریک ہونا لازم ہے۔ "جبکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں بھائی بنا دیا ہے تو پھر نفرت اور بُعد کیوں ہے؟ اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہ لے گا۔" یعنی جو نفرتیں کرتا ہے اگر وہ اپنی نفرتیں جاری رکھتا تو اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی پھر کوئی خبر نہیں لے گا۔ "اور اس طرح پر اخوت کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔"

(الحکم جلد 9 نمبر 15 بتاریخ 30۔ اپریل 1905ء ص 2)

پس یہ حقوق کا جو مضمون تھا یہ اپنی دانست میں میں نے جہاں تک کوشش ہو سکی ہے مکمل کر دیا ہے اب انشاء اللہ آئندہ وہ دوسرا سلسلہ شروع ہو گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 14۔ اپریل 2000ء)

سُکھ کی سات اقسام

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

سکھ دنیا میں سات قسم کے ہوتے ہیں۔

- ایک سُکھ انسان کی ذات سے وابستہ ہے۔ مثلاً اگر انسان میں حرص نہ ہو تو یہ ایک سُکھ ہے۔ ایسے ہی اگر غضب کا مادہ ہم میں نہ ہو تو سکھ ہے۔ اسی طرح شہوت نہ ہو تو بد نظری اور خیالات سے آزاد۔ میں نے جریان کے مریضوں میں نوے فیصد ایسے دیکھے ہیں جو بد نظری اور خیالی جماعوں کے باعث مبتلا ہوئے۔ جھوٹ نہ بولے تو بے اعتباری کا داغ اس سے اٹھ جاتا ہے۔ کاہلی اور سستی کو چھوڑے۔
- دوسرا سُکھ یہ ہے کہ بیوی نیک ہو' غمگسار ہو۔
- تیسرا سُکھ ماں باپ' بہن بھائی وغیرہ رشتہ داروں کی طرف سے۔
- چوتھا یہ کہ برادری کے ساتھ تعلقات اچھے ہوں۔
- پانچواں سُکھ غیر قوم اور اپنی قوم سے۔
- چھٹا بادشاہ سے تعلق اچھا ہو یعنی گورنمنٹ کی اعلیٰ خدمات انجام دیں۔
- ساتواں مرتبہ سُکھ کا یہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ سے تعلقات اچھے ہوں۔ جہاں انسان کا دین' مذہب اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بگڑتے ہوں تو انسان کو چاہئے کہ اس مکان کو یا اس شہر یا اس ملک کو چھوڑ دے۔

پس اگر تم اپنی ذات' بیوی' ماں باپ' اپنی قوم اور اپنے خدا کے نزدیک بڑا بننا چاہتے ہو تو اپنے تعلقات کو سدھارو۔"

(حقائق الفرقان' جلد سوم صفحہ 500)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھانجا عزیز سفیر احمد ابن شیخ شریف احمد بعمر 3 سال ساکن فیصل آباد ایک بیماری کی وجہ سے میڈیکل چیک اپ کے مختلف مراحل سے گزر رہا ہے۔ اب ڈاکٹر نے Bone Marrow کے ٹیسٹ کے لئے کہا ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور بچے کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب کی ایک عزیزہ محترمہ مہر جہاں قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبد الماجد صاحب ایک ہسپتال میں داخل ہیں اور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے 26۔ فروری 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "لبید احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔

نومولود مکرم مرزا مجید احمد صاحب ناصر آباد کا پوتا اور محترم مبارک احمد صاحب قمر امیر و مربی انچارج فجی کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد سلطان ظفر صاحب آف احمد نگر نزد ربوہ حال ٹورانٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2000-5-18 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچی کا نام "سلمانہ ظفر" عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر صاحب مرحوم آف احمد نگر کی پوتی ہے۔ بچی کے خادمہ دین اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب بقاپوری ولد مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بقاپوری محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ کا نکاح عزیزہ امتہ النور انور صاحبہ بنت مکرم چوہدری لطیف انور صاحب اوکاڑہ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت مبارک میں 7۔ مئی بروز اتوار بعد نماز عصر پڑھا عزیزہ امتہ النور انور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مغل پورہ لاہور کی پوتی اور مکرم عبد الرحمٰن صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم احمد طاہر صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کی والدہ محترمہ نظیر صادقہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم مورخہ 2000-5-22 بوقت سہ پہر ساڑھے تین بجے بعمر 58 سال ہارٹ اٹیک ہونے سے وفات پاگئیں۔ اگلے روز صبح 9 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت نیک اور خوددار خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات نیز پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ تاج بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل دین صاحب مرحوم جو اپنے بیٹے مکرم ناظم الدین صاحب کے پاس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں رہائش رکھتی تھیں۔ بعمر 82 سال مورخہ 4 اپریل 2000ء بعد نماز مغرب وفات پاگئیں۔ دوسرے دن مورخہ 5 اپریل 2000ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے بمقام کریم پارک لاہور جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ دعاگو۔ ملنسار۔ مہمان نواز اور غریب پرور تھیں۔ احباب کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

اسکی تعمیل میں امراء صاحبان کو سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" 14-اپریل 2000ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اسکی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے ضلع میں ہونے والے "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹس جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 14-اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روس نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیئے

روسی صدر پیوٹن نے بھی سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیئے۔ اب تک دنیا بھر کے 41 ممالک ایٹمی دھماکوں پر جامع پابندی کے قانون پر دستخط کر چکے ہیں۔

گروزنی میں 16 فوجی ہلاک

چیچنیا میں مجاہدین نے دارالحکومت گروزنی میں روسی فوج کی ایک چوکی پر حملہ کر کے کم از کم 16 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ 45 جانبازوں نے فوجی صنعتی علاقے میں روس کی فوجی چوکی پر اس وقت حملہ کیا جب حفاظتی عملہ تبدیل ہو رہا تھا۔ حملہ میں روسی فوج کی کئی گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

سری نگر میں دھماکہ 18-افراد ہلاک

سری نگر میں ریڈیو سٹیشن کے قریب بم کے ایک ہولناک دھماکے میں 18-افراد ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔ دیگر تشدد کے واقعات میں 4 مجاہد شہید ہو گئے۔ کنٹرول لائن پر 4 بھارتی فوجی برف کے تودے کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے۔

طالبان اور احمد شاہ گروپ میں مذاکرات

طالبان اور اپوزیشن احمد شاہ مسعود گروپ کے درمیان مذاکرات کے نتیجے میں احمد شاہ مسعود گروپ کو حکومت میں اہم عہدے ملنے کا امکان ہے۔ جنگ بندی اور دیگر امور پر مذاکرات مزار شریف میں ہوئے۔

امریکہ روس کی مشترکہ دھمکی

روس اور امریکہ نے مشترکہ طور پر طالبان کو دھمکی دی ہے کہ وہ افغانستان میں اسامہ کے دہشت گردی کی تربیت دینے والے کیمپ بند کر دیں ورنہ افغانستان پر سخت پابندیاں لگائیں گے۔ طالبان عالمی رائے عامہ کو نظر انداز نہ کریں۔ اسامہ کو حوالے کر کے تعاون کیا جائے تاکہ دہشت گردی پر قابو پایا جا سکے۔

فجی میں مذاکرات کامیاب

فجی میں باغیوں اور اعلیٰ کونسل کے درمیان ہونے والے مذاکرات کامیاب رہے۔ خود ساختہ وزیر اعظم جارج سپیٹ نے کہا ہے کہ بحران آئندہ 24 گھنٹوں میں حل ہو جائے گا۔

مذاکرات سے قبل لڑائی میں شدت

مذاکرات سے قبل ایتھوپیا اور اریٹریا کے درمیان لڑائی شدت اختیار کر گئی۔ ایتھوپیا نے اریٹریا کے مزید کئی علاقوں پر حملہ کر دیا۔ لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ محفوظ مقامات کی طرف منتقلی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ فریقین کے درمیان الجزائر میں مذاکرات ہو رہے ہیں۔ مذاکرات سے قبل ایتھوپیا اپنی پوزیشن بہتر بنانا چاہتا ہے۔ اور بات چیت کے ساتھ ساتھ لڑائی بھی جاری رکھنی چاہتا ہے۔ ادھر اریٹریا ایتھوپیا کے وہ علاقے خالی کر رہا ہے جن پر اس نے دو سال کی جنگ کے دوران قبضہ کیا تھا۔

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کڑے چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
NAME PLATES, STICKERS, MONOGRAMS, SHIELDS & ALL TYPE OF REQUIRED SCREEN PRINTING
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

نور ہوم اپلائنسز
فون (051) 451030-428520
فیکس 422193
مینوفیکچرر و ڈیلر - روم کولرز - واشنگ مشین - گیزر - کوکنگ رینج اور ہیٹر وغیرہ
پروپرائٹر :- محمد سلیم منور 31/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
رابطہ ربوہ انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر کامرس ربوہ فون 343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 29 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
منگل 30۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 7-10
بدھ 31۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-24
بدھ 31۔ مئی۔ طلوع آفتاب 5-02

ایٹمی صلاحیت ہمارا حق ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے یوم تکبیر کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایٹمی صلاحیت ہمارا حق ہے۔ اس پر سودے بازی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ بھارت کی جارحیت کی صورت میں کوئی غیر ملکی قوت ہماری حفاظت نہیں کرے گی۔ سلامتی کیلئے کم سے کم اور موثر ایٹمی دفاعی صلاحیت برقرار رکھیں گے۔ بھارتی ایٹمی دھماکوں سے علاقے میں طاقت کا توازن بگڑ گیا تھا۔ ہمارے تجربات سے بحال ہوا۔ یہ کام دس سال پہلے بھی کر سکتے تھے مگر ضبط و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ ہم نہ تو عالمی یا علاقائی طاقت بننے کے زعم میں مبتلا ہیں اور نہ ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ محدود کرنے کی پیشکش کی تھی مگر جواب نہیں ملا۔ بھارت کے ساتھ مذاکرات کی خواہش کو کمزوری نہ تصور کیا جائے۔

بھارت غلطی نہ کرے

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ بھارت ہماری طاقت کا غلط اندازہ لگانے کی غلطی نہ کرے۔ انہوں نے کہا کوئی پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہیں کر سکتا ہمیں اپنے سائنسدانوں ڈاکٹر عبدالقدیر خان، ڈاکٹر اشفاق اور ڈاکٹر ثمر مبارک پر فخر ہے۔

پاکستان ایٹمی پلانٹ خود بنائے گا

پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق نے کہا چین کے تعاون سے ہم ایٹمی پاور پلانٹس ڈیزائن کرنے اور انہیں تعمیر کرنے کی صلاحیت حاصل کر چکے ہیں۔

دوسرے روز بھی تاجروں کی ہڑتال

تاجروں نے ٹیکس سروے کے خلاف دوسرے روز بھی ہڑتال کی۔ مزید دو دن ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ لاہور کے تاجروں نے غیر معینہ ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ ملک کے مختلف شہروں میں کہیں ہڑتال ہوئی کہیں نہ ہوئی۔

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

مربہ جات، جام، اچار
مختلف اقسام اور اعلیٰ کوالٹی میں تھوک و پرچون دستیاب ہیں۔ رابطہ بٹ کلاتھ ہاؤس
یادگار روڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND
SPORTS PRODUCTS
284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.
TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

جلسہ پر جانے والے متوجہ ہوں
جلسہ سالانہ برطانیہ پر جانے والے احباب کے حسب سابق ارزاں ٹکٹ اور تمام سفری انتظامات کیلئے ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں۔ جہاز پر نشست کی کنفرمڈ بکنگ اور گروپ کی صورت میں کرائے میں خصوصی سہولت کیلئے جلد رجوع کریں
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

ان سلے اور ریڈی میڈ کوٹ برقعوں پر حیرت انگیز سیل

ڈبل امبریلا کڑھائی جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~650~~	550
کلیاں + امبریلا جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~500~~	400
سادہ برقعہ جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~450~~	375
نیز ان سلہ برقعہ جاپانی نمبر 1 کوالٹی	~~350~~	250
کوریا تائیوان کوالٹی	~~300~~	225

نوٹ۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز
گولبازار ربوہ فون 213568

UNIVERSAL
Universal Voltage Stabilizer
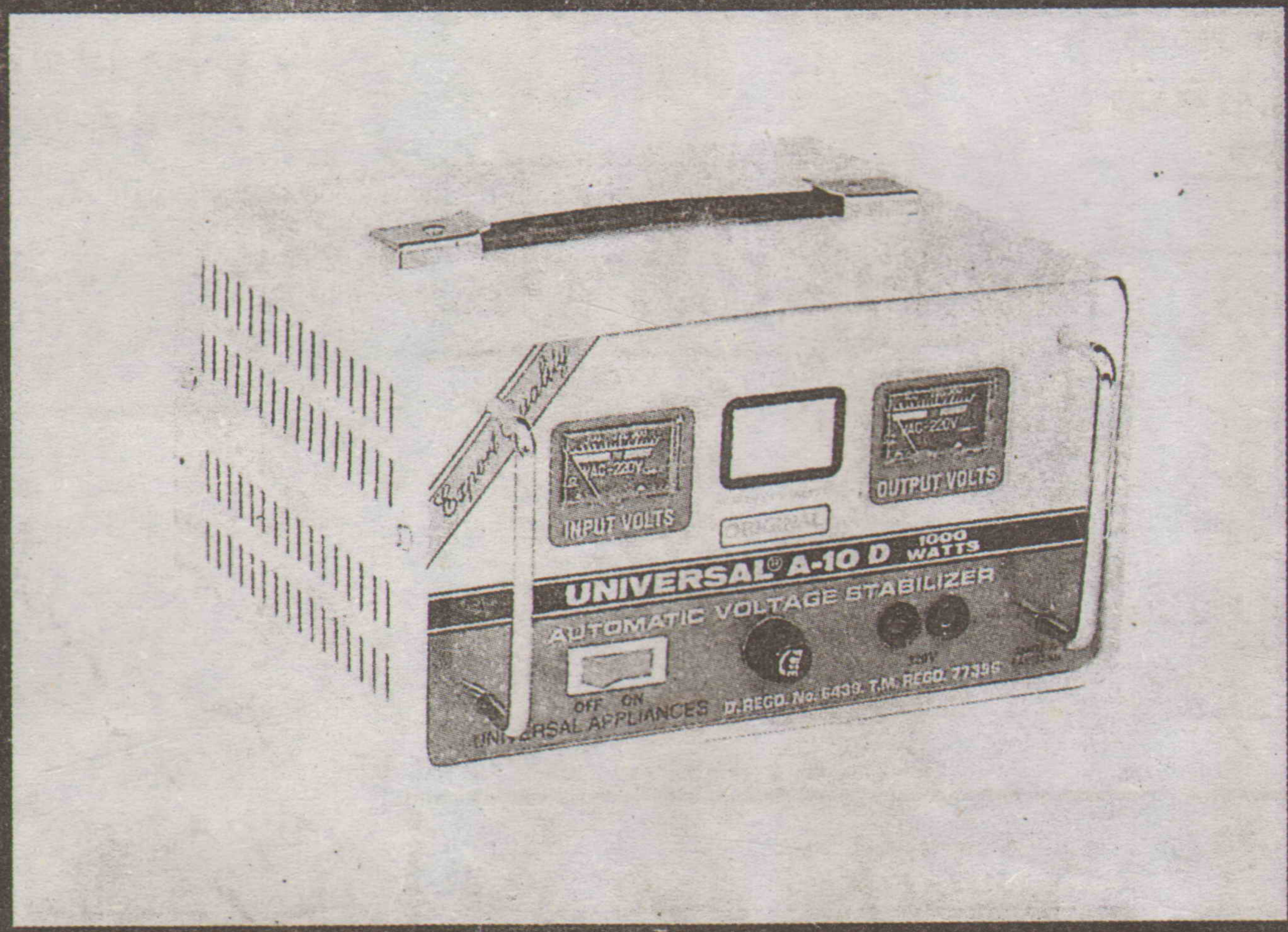

HOLOGRAM
SEAL OF GENUINENESS
UNIVERSAL APPLIANCES
SIGN OF QUALITY
® TM REGD #113314, 77396 Ⓓ DESIGN REGD # 6439 © Copyrights 4851, 4938, 5562, 5563, 5775.
HASSAN TRADERS Rabwah
Guaranteed Original Stablizer
Dealers: BHAI BHAI TRADERS RABWAH

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61